عوامی جدوجہد اور تحریکیں
(Popular Struggles and Movements)

باب 5

اجمالی تعارف

گذشتہ باب میں ہم نے بحث کی تھی کہ جمہوریت میں تقسیم اختیارات کیوں اہم ہے اور حکومت کی مختلف سطحوں اور مختلف سماجی گروپوں کے مابین یہ کیوں کر عمل میں آتی ہے۔ اس باب میں ہم اس بحث کو مزید آگے بڑھائیں گے اور دیکھیں گے کہ جو لوگ ان اختیارات کا استعمال کرتے ہیں وہ اپنے اوپر پڑنے والے دباؤ اور اثرات سے کیسے متاثر ہوتے ہیں جمہوریت میں تقریباً یکساں طور پر نقطہ ہائے نظر اور مفادات میں ٹکراؤ پایا جاتا ہے۔ ان اختلافات کو عام طور پر منظّم انداز سے پیش کیا جاتا ہے برسر اقتدار لوگوں کو چاہیے کہ وہ ان متصادم مطالبات اور دباؤ کو متوازن کرنے کی کوشش کریں۔ اس باب کا آغاز ہم اس بحث سے کرتے ہیں کہ متصادم مطالبات اور دباؤ کے سایہ میں کی جانے والی جدوجہد جمہوریت کی کیسی تصویر پیش کرتی ہے۔ یہ ہم کو ان طریقوں اور تنظیموں کے تجزیہ کی طرف لے جاتی ہے جن کے ذریعہ جمہوریت میں ایک عام شہری اپنا کردار ادا کرسکتا ہے۔ اس باب میں ہم فشاری گروپوں اور تحریکوں کے ذریعہ سیاست کو بالواسطہ طور پر متاثر کرنے والی راہوں پر نگاہ ڈالیں گے۔ اس سے ہمیں آئندہ باب میں سیاسی جماعتوں کی صورت میں سیاسی اختیارات کو براہ راست کنٹرول کرنے کی رہنمائی ملے گی۔

© NCERT not to be republished

نیپال اور بولیویا میں عوامی جدوجہد

کیا آپ کو پولینڈ میں جمہوریت کی کامیابی کا وہ قصہ یاد ہے؟ جسے ہم نے گذشتہ سال نوویں جماعت کے پہلے باب میں پڑھا تھا۔ یہ کہانی جمہوریت کے قیام میں عوامی کردار کی یاددہانی کرتی ہے۔ آپ اسی قسم کی حالیہ ان دو کہانیوں کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ جمہوریت میں طاقت کس طرح استعمال کی جاتی ہے۔

نیپال میں جمہوریت کی تحریک

نیپال نے اپریل 2006 میں ایک غیر معمولی عوامی تحریک کا مظاہرہ کیا۔ تحریک کا مقصد جمہوریت بحال کرنا تھا۔ نیپال، شاید آپ کو یاد ہوگا کہ ان تین ملکوں میں سے ایک تھا جو 1990 میں اپنے یہاں جمہوریت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے تھے گو کہ بادشاہ کو رسمی طور پر بحیثیت سربراہ مملکت باقی رکھا گیا تھا تاہم حقیقی اقتدار عوام کے منتخب نمائندوں کو منتقل کردیا گیا تھا۔ شاہ برندرا کو جس نے مطلق العنان بادشاہت کی دستوری بادشاہت میں منتقلی کو قبول کیا تھا، 2001 میں شاہی خاندان کے پراسرار قتل عام میں قتل کردیا گیا۔ نیپال کے نئے بادشاہ، شاہ گیانندر جمہوری حکومت قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ انھوں نے جمہوری طور پر منتخب حکومت کی عدم مقبولیت اور اسی کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھایا اور فروری 2005 میں شاہ نے وزیر اعظم کو برخاست اور عوام کی منتخب کردہ پارلیمنٹ کو تحلیل کردیا۔ اپریل 2006 کی تحریک کا مقصد حکومت پر بادشاہ کے بجائے دوبارہ عوامی کنٹرول حاصل کرنا تھا۔

پارلیمنٹ کی تمام بڑی جماعتوں نے مل کر ایک سات جماعتی اتحاد قائم کیا اور ملک کے دارالحکومت کٹھمنڈو میں چار روزہ ہڑتال کا اعلان کیا۔ یہ احتجاج

© Min Bajarachya

نیپال کی عوام اور سیاسی جماعتیں ایک ریلی میں اپنے ملک میں بحالی جمہوریت کا مطالبہ کرتے ہوئے۔

جلد ہی ایک غیر معینہ مدت کی ہڑتال میں تبدیل ہوگیا جس میں ماؤ نواز باغی اور دوسری مختلف تنظیمیں ان کے ساتھ شریک ہوگئیں۔ لوگ کرفیو کی پرواہ کیے بغیر سڑکوں پر نکل آئے۔ سلامتی دستے ان لاکھوں لوگوں کو جو روزانہ جمہوریت کی بحالی کے لیے جمع ہوتے تھے، کنٹرول کرنے میں اپنے آپ کو بے بس پا رہے تھے۔ 21 اپریل تک احتجاجیوں کی تعداد تین سے پانچ لاکھ تک پہنچ گئی اور بادشاہ کا انھیں ایک الٹی میٹم ملا۔ تحریک کے رہنماؤں نے بادشاہ کی معمولی سی مراعات کو مسترد کردیا اور وہ پارلیمنٹ کی بحالی کل جماعتی حکومت کو اقتدار کی منتقلی اور ایک نئی آئین ساز اسمبلی کی تشکیل کے مطالبے پر اڑے رہے۔

24 اپریل 2006 کو الٹی میٹم کی آخری تاریخ تھی۔ بادشاہ کو ان تینوں مطالبات قبول کرنے پر دباؤ ڈالا گیا ایس پی اے (سات جماعتی اتحاد) نے حکومت کے نئے وزیر اعظم کی حیثیت سے گیر جا پرساد کوئرالا کو منتخب کیا۔ پارلیمنٹ بحال کردی گئی اور بادشاہ سے زیادہ تر اختیارات سلب کرنے کے لیے قوانین پاس کیے گئے۔ ایس پی اے اور ماؤ نوازوں کے مابین اس بات پر مفاہمت ہوگئی کہ نئی آئین ساز اسمبلی کا انتخاب کیسے عمل میں آئے گا۔ 2008 میں بادشاہت کو ختم کر نیپال جمہوری ملک بن گیا۔ 2015 میں ایک نئے آئین کو اختیار کیا گیا۔ نیپالی عوام کی جدوجہد پوری دنیا کے جمہوریت پسندوں کے لیے فال نیک کی حیثیت رکھتی ہے۔

فرہنگ

ماؤ نواز: ایسے کمیونسٹ جو ماؤ کے نقطۂ نظر میں یقین رکھتے ہیں جو چینی انقلاب کا لیڈر تھا۔ یہ مسلح انقلاب کے ذریعہ اقتدار میں آنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ کسانوں اور مزدوروں کی حکومت قائم ہوسکے۔

© NCERT not to be republished

بولیویا کی پانی کی جنگ

پولینڈ اور نیپال کی کہانی بحالی جمہوریت یا قیام جمہوریت کی جدوجہد کے تعلق سے یکساں ہے۔لیکن عوامی جدوجہد کا عمل قیام جمہوریت کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو جاتا۔ بولیویا میں پانی کی نجکاری کے خلاف عوام کی کامیاب جد و جہد ہمیں یاد دلاتی ہے کہ جمہوریت کی کامیابی کے لیے عوامی جد و جہد ناگزیر ہے۔

بولیویا لاطینی امریکہ کا ایک غریب ملک ہے۔ عالمی بینک نے حکومت پر دباؤ ڈالا کہ وہ اپنے بلدیاتی پانی کی سپلائی سے دست کش ہو جائے۔حکومت نے کوچاباما شہر کے ان حقوق کو ایک کثیر قومی کمپنی (ایم این سی) کو فروخت کر دیا۔ کمپنی نے فوری طور پر پانی کی قیمت چار بار بڑھا دیا۔ بہت سے لوگوں کو ایک ایسے ملک میں ماہانہ ایک ہزار پانی کا بل موصول ہوا جہاں اوسطاً ماہانہ آمدنی تقریباً پانچ ہزار ہے۔ اس نے اچانک عوام کے اندر احتجاج کی تحریک پیدا کر دی۔

جنوری 2000 میں مزدور، انسانی حقوق اور کمیونٹی کے لیڈروں کے ایک نئے اتحاد نے شہر میں ایک کامیاب چار روزہ عمومی ہڑتال کا اہتمام کیا۔ حکومت بات چیت پر راضی ہوگئی اور ہڑتال ختم کر دی گئی لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔ جب فروری میں دوبارہ احتجاج شروع کیا گیا تو پولس نے ظلم و جبر کا رویہ اختیار کیا۔ اپریل میں ایک دوسری ہڑتال کا اہتمام کیا گیا اور حکومت نے مارشل لا نافذ کر دیا۔ لیکن عوامی طاقت نے ایم این سی کے اہلکاروں کو شہر چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور کر دیا اور حکومت کو آمادہ کیا کہ وہ احتجاجیوں کے تمام مطالبات تسلیم کرے۔ ایم این سی کا معاہدہ منسوخ کر دیا گیا اور پرانی قیمت پر بلدیاتی پانی سپلائی کر دی گئی۔ اسی کو بولیویا کی پانی کی جنگ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

جمہوریت اور عوامی جدوجہد

یہ دو کہانیاں بالکل مختلف سیاق وسباق سے تعلق رکھتی ہیں۔ نیپالی تحریک کا مقصد جمہوریت کا قیام تھا جبکہ بولیویا کی جدوجہد کا تعلق ایک ایسی حکومت سے تھا جو جمہوری طور پر منتخب شدہ تھی۔ بولیوں میں عوامی جدوجہد ایک مخصوص پالیسی تھی جب کہ نیپال میں جو جدوجہد تھی اس کا تعلق ملکی سیاست کی بنیاد سے تھا۔ یہ دونوں عوامی جدوجہد کامیاب تھیں لیکن اس کے اثرات مختلف سطح کے تھے۔

ان اختلافات کے باوجود ان دونوں کہانیوں کا کچھ ایسے عناصر میں اشتراک پایا جاتا ہے جو جمہوریت کے ماضی اور مستقبل کے مطالعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ دونوں ایسے سیاسی تنازعات کی مثالیں ہیں جو بڑھ کر عوامی جدوجہد کا موجب ہو جاتے ہیں۔ ان دونوں معاملات میں جدوجہد نے پھیل کر عوامی صورت اختیار کر لی تھی۔ عمومی حمایت کے عوامی مظاہرہ نے تنازعہ کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ بالآخر ان دونوں مثالوں میں سیاسی تنظیموں کا منفی کردار رہا ہے۔ اگر آپ نویں جماعت کی درسی کتاب کے پہلے باب کو یاد کریں تو دیکھیے کس طرح جمہوریت پوری دنیا میں ارتقاپذیر ہوتی ہے۔ پھر بھی ہم ان مثالوں سے چند نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔

- جمہوریت عوامی جدوجہد کے ذریعہ نشونما پاتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کچھ اہم فیصلے موافقت اور ہم آہنگی کے ذریعہ طے پا جائیں اور سرے سے کوئی

کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جس جگہ بھی چاہیں ایک بڑی بھیڑ اکٹھا کر کے جو چاہیں حاصل کر سکتے ہیں؟ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جمہوریت میں طاقت ہی کا نام حق ہے، یعنی جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔

© NCERT not to be republished

تنازعہ پیدا ہی نہ ہولیکن یہ ایک استثنائی معاملہ ہوگا۔ جمہوریت کی اصل پہچان یہ ہے کہ برسر اقتدار گروپ اور اقتدار کے متمنی گروپ کے مابین تنازعہ اور کشمکش کی تحریکیں جاری رہیں۔ یہ تحریکیں اس وقت وجود میں آتی ہیں جب ملک جمہوریت کے عبوری دور سے گزر رہا ہو، جمہوریت کا توسیعی عمل جاری ہو یا جمہوریت کی جڑیں گہرائی میں پیوست ہو رہی ہوں۔

- جمہوری تنازعہ عوامی تحریک کے ذریعہ حل کیا جاسکتا ہے کبھی کبھی ممکن ہے کہ یہ تنازعہ وتصادم عدلیہ اور پارلیمنٹ جیسے موجود اداروں کے ذریعہ حل کیا جائے۔ لیکن جب بہت گہرا تنازعہ ہوتا ہے تو بسا اوقات یہ ادارے بھی خود اپنے آپ کو اس میں ملوث پاتے ہیں پھر اس کا حل ان اداروں سے باہر عوام کے ذریعہ سامنے آتا ہے۔

- ان تنازعات اور تحریکات کی بنیاد وا ساس نئی سیاسی تنظیموں پر ہے یہ صحیح ہے کہ اس طرح کی تمام تاریخی تحریکوں میں بے ساختگی کا ایک عنصر موجود ہے۔ لیکن ازخود عوامی شرکت اس وقت موثر ہوتی ہے جب انھیں منظّم سیاست کی مدد حاصل ہو۔ منظّم سیاست کی بہت سی ایجنسیاں ہوسکتی ہیں یہ سیاسی جماعتوں، فشاری گروپوں اور تحریکی گروپوں پر مشتمل ہیں۔

''کیا آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہڑتال، دھرنا، بند اور مظاہرے اچھی چیزیں ہیں؟ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ یہ سب کچھ ہمارے ملک میں ہی ہوتا ہے کیونکہ ہم ابھی تک ایک پختہ جمہوریت نہیں ہیں''

دوبارہ غور کریں

1984 میں کرناٹک حکومت نے کرناٹک پلپ وڈ لمیٹڈ نام کی ایک کمپنی بنائی اس کمپنی کو **40** سال کے لیے تقریباً **30** ہزار ہیکٹیر زمین عملاً مفت دے دی گئی۔ اس زمین کا زیادہ تر حصہ مقامی کسان اپنے جانوروں کی چراگاہ کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ تاہم کمپنی نے اسی زمین پر یوکلپٹس کا درخت لگانا شروع کردیا جو کاغذ کا گودا بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ **1987** میں کِٹی کو۔ ہچی کو (پودا اور توڑنے کے معنی میں یعنی پودا توڑو) نام کی ایک تحریک شروع ہوئی جو عدم تشدد پر مبنی تھی اس تحریک کے مطابق لوگ یوکلپٹس کے پورے کو توڑ دیتے اور اس کی جگہ ایک ایسا درخت لگا دیتے جو عوام کے لیے مفید ہوگا۔

فرض کیجیے درج ذیل گروپ میں سے کسی ایک سے آپ کا تعلق ہوتا تو اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لیے آپ کیا دلائل دیتے: ایک مقامی کسان، ایک حامی ماحولیات، اس کمپنی میں کام کرنے والے ایک سرکاری اہلکار یا محض ایک کاغذ کے خریدار۔

تحریک اور تنظیمیں

آیئے پیچھے پلٹ کر اپنی دو مثالوں پر نظر ڈالیں اور ان تنظیموں کو دیکھیں جنھوں نے اس جدوجہد کو کامیاب بنایا ہم نے دیکھا کہ غیر معینہ مدت کی ہڑتال کا اعلان سات جماعتی اتحاد کی طرف سے کیا گیا تھا۔ یہ اتحاد بعض ان بڑی جماعتوں پر مشتمل تھا جن کے اراکین پارلیمنٹ کے ممبر تھے۔ لیکن عوام کے سیل

© NCERT not to be republished

مجھے لفظ 'تحریک' پسند نہیں ہے
اس سے ایسا محسوس ہوتا ہے
کہ لوگ بھیڑ ہیں۔

بیکراں کے پس پشت محض ایس پی اے ہی ایک تنظیم نہیں تھی۔ نیپال کمیونسٹ پارٹی (ماؤ نواز) بھی اس میں شریک تھی جو پارلیمانی جمہوریت پر یقین نہیں رکھتی تھی یہ جماعت نیپالی حکومت کے خلاف مسلح جدوجہد کرنے میں ملوّث تھی اور جس نے نیپال کے بیشتر علاقوں پر کنٹرول حاصل کرلیا تھا۔

سیاسی تنظیموں کے علاوہ دوسری بہت سی تنظیمیں اس جدو جہد میں شریک تھیں تمام بڑی مزدور یونینیں اور ان کے وفاق بھی اس تحریک میں شریک تھے۔ دوسری بہت سی تنظیموں جیسے ملکی لوگوں کی تنظیمیں، اساتذہ، وکلا اور حقوق انسانی کے گروپ وغیرہ نے حمایت کی تحریک کو بڑی وسعت دے دی تھی۔

بولیویا میں پانی کی نجکاری کے خلاف مظاہرہ کسی سیاسی جماعت کی قیادت میں نہیں ہوا تھا بلکہ فی ڈی کور (FEDECOR) نامی ایک تنظیم کی رہنمائی میں ہوا تھا۔ یہ تنظیم مقامی پیشہ وروں پر مشتمل تھی جس میں انجینئر اور حامی ماحولیات وغیرہ شامل تھے۔ انھیں کسانوں کے وفاق جو آبپاشی کے ضرورت مند تھے، صنعتی ملازمین کے منسلکین، یونینیں، کوچا بامبا یونیورسٹی کے متوسط کے طلبہ۔ بے گھر گلی کے شہر کی بڑھتی آبادی کے بچوں کی حمایت حاصل تھی۔ اس تحریک کو اشتراکی پارٹی کی بھی حمایت حاصل تھی۔ 2006 میں بولیویا میں یہی پارٹی برسراقتدار آئی تھی۔

ان دونوں مثالوں سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ جمہوریت میں کسی بڑے مظاہرے کے پیچھے متعدد مختلف قسم کی تنظیمیں کام کرتی ہیں۔ یہ تنظیمیں دو طرح سے اپنا کردار ادا کرتی ہیں، ایک تو یہ جمہوریت میں واضح طور پر فیصلہ پر اثر انداز ہونے کا طریقہ اختیار کرتی ہیں

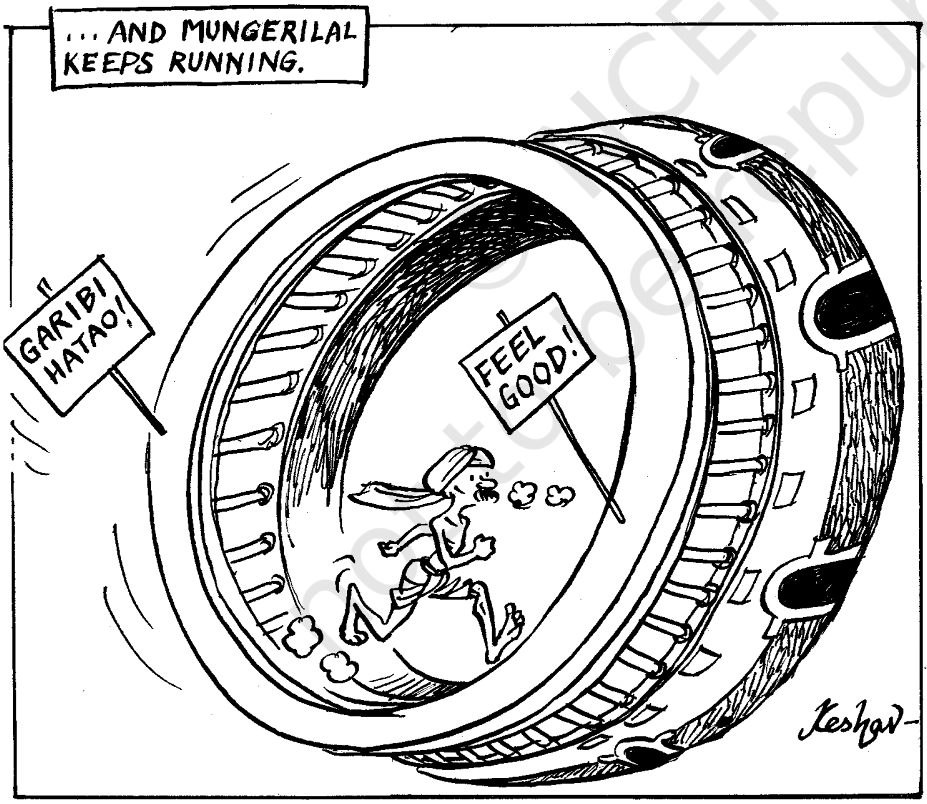

حکومت نے غریبوں کے مسائل کم کرنے کی اسکیم شروع کی ھیں اور ان کی ضروریات پوری کرنے کے اقدامات کیے ھیں لیکن ملک میں غربت اب بھی موجودھے اس طرح کے حالات کے اسباب کیا ھیں؟

© NCERT not to be republished

اس طریقہ کے مطابق وہ حریفانہ سیاست میں براہ راست حصہ لیتی ہیں ۔ اس کے لیے جماعتیں تشکیل دیتی ہیں، انتخاب میں حصہ لیتی ہیں، اور جیتنے کی صورت میں حکومت سازی کرتی ہیں۔ لیکن ہر شہری اس طرح براہ راست حصہ نہیں لے سکتا۔ ہوسکتا ہے ان شہریوں کو اس کی خواہش اور ضرورت ہی نہ ہو ان میں اور سوائے ووٹ ڈالنے کے وہ مہارت ان میں نہ ہو جو براہ راست سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے درکار ہیں۔

دوسرے بہت سے طریقے ایسے ہیں جن کو اپنا کر لوگ اپنے مطالبات اور اپنے نقطۂ نظر کو حکومت کے گوش گزار کرسکتے ہیں۔ ایسا وہ ، تنظیم بنا کر اور اپنے مفادات اور نقطہ نظر کو فروغ دینے کی ذمہ داری قبول کرکے، کرسکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو مفادی یا فشاری گروپ کہتے ہیں۔ بسا اوقات لوگ بغیر تنظیمیں بنائے ایک ساتھ مل کر کام کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

فشاری جماعتیں اور تحریکات

فشاری جماعتیں ایسی تنظیمیں ہیں جو حکومت کی پالیسیوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتی ہیں لیکن سیاسی جماعتوں کے برعکس فشاری جماعتیں براہ راست کنٹرول کرنے یا سیاسی اختیار حاصل کرنے کا

کیا تم یہاں دیے گئے اخبار کے تراشوں میں فشاری گروپوں کے وظیفۂ عمل کو بتاسکتے ہو؟ وہ کیا مطالبے کررھے ھیں؟

ارادہ نہیں کرتیں یہ تنظیمیں اس وقت تشکیل پاتی ہیں جب لوگوں کے مفادات، خیالات اور آرزوئیں کسی عام مقصد کے حصول کے لیے مجتمع ہوجاتی ہیں۔

مذکورہ طریقۂ بحث سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کوئی تنظیم نہیں ہیں نیپال کی جدوجہد کو تحریک برائے جمہوریت کا نام دیا گیا تھا۔ ہم اکثر اجتماعی کاروائی کی مختلف شکلوں کی وضاحت کے لیے عوامی تحریک کا لفظ سنتے ہیں: مثلاً نرمدا بچاؤ اندولن، حق اطلاع کی تحریک، شراب مخالف تحریک، تحریک نسواں، تحریک ماحولیات وغیرہ۔ ایک مفادی گروپ کی طرح، تحریک بھی مقابلہ آرائی میں براہ راست حصہ لینے کے بجائے سیاست کو متاثر کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن مفادی گروپوں کے برعکس، تحریکوں کی ایک ڈھیلی ڈھالی تنظیم ہوتی ہے۔ ان کے فیصلہ لینے کا عمل بڑا غیررسمی اور لچکدار ہوتا ہے یہ مفادی گروپ کی نسبت، زیادہ تر بے ساختہ عوامی شرکت پر انحصار کرتی ہیں۔

طبقاتی مفادی گروہ اور عوامی مفادی گروہ

عام طور پر مفادی گروں کسی ایک مخصوص طبقہ یا گروپ کے مفادات کو فروغ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ ٹریڈ یونینیں ،تجارتی انجمنیں، اور پیشہ ورانہ (وکلاء، ڈاکٹر ٹیچر وغیرہ) انجمنیں ، اس طرح کے گروہوں کی چند مثالیں ہیں۔ یہ سب طبقاتی مفادی گروہ ہیں کیوں کہ یہ سماج کے ایک طبقہ کی نمائندگی کرتے ہیں: مزدور، ملازمین، تجارت کار، صنعت کار، مذہب کے متبعین، ذات پات کے گروپ وغیرہ۔ یہ خاص طور پر اپنے ممبروں اور اراکین کی بہتری کے خواہاں ہوتے ہیں عمومی طور پر پورے سماج کے نہیں۔

کبھی کبھی یہ تنظیمیں سماج کے محض ایک ہی طبقہ کے مفادات کی نمائندگی نہیں کرتیں بلکہ کچھ ایسے

© wikipedia.com

احتجاج برائے حق زمین ۔انڈونیشیا میں مغربی جاوا کے کسان۔ جون 2004 کو مغربی جاوا کے تقریباً 15،000 بے زمین کسان دار الحکومت جکارتا روانہ ہوئے۔ وہ زمینی اصلاح کے مطالبہ اور اپنے فارم کی باز یافت پر دباؤ ڈالنے کے لیے اپنے ساتھ اپنی فیملی کو بھی لے کر آتے تھے۔مظاہرین زمین نہیں، ووٹ نہیں، کانعرہ لگاتے ہوئے گویا یہ اعلان کر رہے تھے کہ اگر کسی نمائندہ نے زمینی اصلاح کے مطالبہ سے روگردانی کی یا پیچھے ہٹا تو وہ انڈونیشیا کے پہلے صدارتی انتخاب کا بائیکاٹ کریں گے۔

not to be republished

عمومی مفادات کی نمائندگی کرتی ہیں جن کا دفاع اور تحفظ لازم ہے۔ اور اس کے جس کا م کے لیے وہ سرگرمِ عمل ہوتی ہیں اس سے ان کے ممبران کے کچھ بھی مفادات وابستہ نہیں ہوتے۔ بولیوین پانی تنظیم (FEDECOR) اس قسم کی تنظیم کی ایک مثال ہے۔ نیپال کے سیاق و سباق میں ہم نے حقوقِ انسانی تنظیم کی شرکت کا ذکر کیا تھا اور نویں جماعت میں ان تنظیموں کی بابت ہم پڑھ چکے ہیں۔

ان دوسرے طرز کے گروہوں کو فروغی یا عوامی مفادی گروہ کہتے ہیں۔ یہ گروہ مخصوص نتیجہ کے بجائے اجتماعی بہتری کو فروغ دیتا ہے ان کا مقصد گروپوں کو مدد بہم پہچانا ہے نہ کہ ان کے اپنے افراد کو۔ مثلاً بندھوا مزدور کے خلاف لڑنے والا گروپ اپنے مفاد کے لیے نہیں لڑتا بلکہ ان لوگوں کے لیے لڑتا ہے جو اس طرح کی غلامی کو جھیل رہے ہیں۔ کچھ مثالیں ایسی بھی ہیں جس میں عوامی مفادی گروہ کے ممبران کچھ ایسی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں جس سے انھیں فیض پہنچنے کے ساتھ ساتھ دوسرے بھی مستفید ہوتے ہیں۔ مثلاً بام کیف (Backward and Minorities Community Employers Federation) جو ایک ایسی تنظیم ہے جس میں بڑی تعداد میں سرکاری ملازمین ہیں جو ذات پات کے امتیاز کے خلاف مہم چلاتے ہیں۔ یہ امتیاز کے شکار اپنے ممبروں کے مسائل کو موضوع بناتی ہے لیکن اس کے اصول کا تعلق پورے معاشرہ کے سماجی انصاف اور سماجی مساوات سے ہے۔

تحریکی گروپ

مفادی گروہ کے معاملہ کی طرح، تحریکوں کے ساتھ بھی بڑے پیمانے پر مختلف گروپوں کا اشتراک ہوتا ہے: بہت سی مثالیں پہلے ہی اوپر آچکی ہیں، ان کی باتیں معمولی امتیاز کے لیے کافی ہیں۔ زیادہ تر تحریکیں

سماجی تحریکیں اور فشاری جماعتیں اور شہریوں کو مختلف طریقوں سے منظم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ذیل میں دیے کولاج کے ذریعہ ان میں سے بعض کو ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مخصوص موضوعی تحریکیں ہوتی ہیں جو ایک متعین وقت میں اپنا مقصد وحید حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ دوسری زیادہ عمومی اور کلی تحریکیں ہیں جو طویل مدتی ہدف حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

نیپال کی تحریک برائے جمہوریت دراصل بادشاہ کے اس حکم کو مسترد کرانے کے مخصوص مقصد سے ابھری تھی جو اس نے جمہوریت کو معطل کرنے کے لیے دیا تھا۔ ہندوستان میں نرمدا بچاؤ آندولن اس طرح کی تحریک کی بہترین مثال ہے۔ یہ تحریک ان لوگوں کے مخصوص موضوع سے شروع ہوئی جو نرمدا ندی پر بننے والے سردار سرووَر بند سے بے گھر ہوگئے تھے۔ اس تحریک کا مقصد تعمیر ہو رہے بند کو روکنا تھا۔ دھیرے دھیرے یہ ایک وسیع تحریک بن گئی جس نے اس طرح کے تمام بڑے بندوں پر اور ترقی کے اس معیار پر سوالیہ نشان قائم کردیا جو اس طرح کے بڑے بندوں کے لیے درکار ہے اس طرح تحریکوں کے لیے ایک شفاف قیادت اور نظام کی ضرورت ہے لیکن عام طور پر اس طرح کی تحریکوں کی سرگرم زندگیاں مختصر ہوتی ہیں۔

حق اطلاع قانون پارلیمنٹ کے حالیہ بنائے گئے قوانین میں ایک ہے؟قانون کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالنے والے کوجو دکھایا جارہا ہے وہ کون ہے؟

ان ایک موضوع تحریکوں کا ان تحریکوں کے ساتھ موازنہ کیا جاسکتا ہے جو طویل مدتی اور ایک سے زیادہ موضوعات سے دلچسپی رکھتی ہیں۔ ماحولیاتی تحریک اور تحریک نسواں اس طرح کی تحریکوں کی مثالیں ہیں کوئی ایک تنظیم بھی ایسی نہیں ہے جو ان جیسی تحریکوں کو کنٹرول کرتی یا رہنمائی کرتی ہو۔ ماحولیاتی تحریک بے شمار تنظیموں اور مخصوص موضوعاتی تحریکوں کی ایک علامت ہے۔ یہ سب الگ اپنی ایک تنظیم، آزاد قیادت اور پالیسی سے متعلق معاملات پر بسا اوقات مختلف نقطہ ہائے نظر رکھتی ہیں۔

تاہم یہ تمام تنظیمیں وسیع مقاصد کی حامل ہیں اور ان سب کا طریقۂ کار یکساں ہے اسی لیے انھیں تحریک کہا جاتا ہے کبھی کبھی یہ وسیع تحریکیں کھلی چھتری کے مانند ایک تنظیم کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ مثلاً قومی اتحاد برائے عوامی تحریک (NAPM) یہ تنظیموں کی ایک تنظیم ہے۔ بہت سے تحریکی گروپ جو مخصوص موضوع کے تحت جدوجہد میں مصروف ہیں، اس کھلی تنظیم سے وابستہ ہیں جو ہمارے ملک میں بے شمار عوامی تحریکوں کی سرگرمیوں کو مربوط رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔

یہ گروپ سیاست کو کس طرح متاثر کرتے ہیں؟

- فشاری گروہ اور تحریکیں مختلف طریقوں سے سیاست کو متاثر کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔
- یہ لوگوں کو حقائق سے باخبر کرنے کے لیے مہم چلا کر اجلاس کا اہتمام کر کے اور مفاد عامہ میں مقدمہ دائر کر کے اپنی سرگرمیوں اور مقاصد کے تئیں عوامی حمایت اور ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ان ہی میں سے زیادہ تر گروپ ذرائع ابلاغ کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ موضوعات پر زیادہ توجہ دے سکیں۔

© NCERT not to be republished

● یہ اکثر حکومتی پروگرام کو منتشر کرنے یا ہڑتال جیسی احتجاجی سرگرمیوں کا اہتمام کرتے ہیں۔ ملازمین کی تنظیمیں، مزدوروں کی تنظیمیں اور بہت سے تحریکی گروپ اپنے مطالبات منوانے کے لیے حکومت پر دباؤ ڈالنے کی غرض سے اکثر اس طرح کی تدبیروں کا سہارا لیتے ہیں۔

● تجارتی گروپ اکثر پیشہ ورانہ ترغیب کار (Lobbyists) یا مہنگے اشتہارات کی پیشکش کو استعمال کرتے ہیں۔ فشاری گروہوں یا تحریکی گروپوں میں سے کچھ افراد سرکاری انجمنوں یا ان کمیٹیوں میں حصہ لے سکتے ہیں جو حکومت کو مشورہ دیتی ہیں۔

جبکہ مفادی گروپ اور تحریکیں براہ راست جماعتی سیاست میں حصہ نہیں لیتیں بلکہ وہ سیاسی جماعتوں پر موثر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتی ہیں بہت سی تحریکی جماعتیں سیاسی جماعت نہ ہونے کے باوجود سیاسی رنگ اختیار کرلیتی ہیں۔ اہم مسائل (Issues) پر ان کا اپنا ایک وقف اور نقطۂ نظر ہوتا ہے سیاسی جماعتوں اور فشاری گروہوں کے مابین تعلقات مختلف شکلیں اختیار کرسکتے ہیں ۔ یعنی کچھ براہ راست اور کچھ بالواسطہ۔

● کچھ مثالیں ایسی ہیں کہ فشاری گروہوں کی تشکیل یا قیادت سیاسی جماعتوں کے قائدین کے ذریعہ عمل میں آتی ہے یا وہ خود سیاسی جماعتوں کے توسیعی بازو کی حیثیت سے کام کرتے ہیں مثلاً ہندوستان میں زیادہ تر ٹریڈ یونینیں اورطلبہ کی تنظیمیں کسی نہ کسی اہم سیاسی جماعت کی قائم کردہ یا منظور کردہ ہیں، اس طرح کے فشاری گروہوں کے زیادہ تر قائدین عام طور پر جماعت کے قائدین یا سرگرم اراکین ہیں۔

ان اخباری تراشوں میں کتنی سماجی تحریکوں کو فہرست میں شامل کیاگیا ھے ؟ وہ کن کوششوں میں مصروف ھیں؟ سماج کے کس حصہ کو حرکت میں لانے کی کوشش کر رھی ھیں؟

© NCERT not to be republished

- کبھی کبھی سیاسی جماعتیں تحریکوں سے جنم لیتی ہیں ۔مثلاً جب طلبہ کے ذریعہ غیر ملکیوں کے خلاف آسام تحریک چلائی گئی تو اس کے خاتمہ پر آسام گن پریشد کی تشکیل عمل میں آئی۔ تامل ناڈو میں ڈی ایم کے اور اے آئی ڈی ایم کے جیسی جماعتوں کی جڑیں 1930 اور 1940 کے دوران چلنے والی سماجی اصلاحی تحریک میں تلاش کی جاسکتی ہیں۔
- بیشتر معاملات میں جماعتوں اور مفادی یا تحریکی گروپوں کے مابین تعلقات بہت براہ راست نہیں ہوتے۔ وہ اکثر اس طرح کے موقف اختیار کرتے ہیں کہ لگتا ہے وہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں تاہم وہ باہم گفت وشنید اور مذاکرات بھی جاری رکھتے ہیں۔ تحریکی جماعتیں نئے مسائل اٹھاتی ہیں جسے سیاسی جماعتیں لپک لیتی ہیں اس طرح زیادہ تر سیاسی جماعتوں کے قائدین مفادی یا تحریکی جماعتوں سے آتے ہیں۔

کیا ان کا اثر صحت مند ہے؟

ابتدا میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ گروپ جو صرف ایک مخصوص طبقہ کا مفاد پیشِ نظر رکھتے ہیں' جمہوریت میں ان کا اثر اور دباؤ صحت مند علامت نہیں ہے۔ جمہوری نظام کو چاہیے کہ وہ کسی ایک حصہ کے بجائے سماج کے تمام لوگوں کے مفادات کی نگہداشت کرے۔ بظاہر یہ بات بھی نظر آئی ہے کہ یہ جماعتیں کسی جواب دہی کے بغیر طاقت کا استعمال کرتی ہیں سیاسی جماعتیں انتخابات میں عوام کا سامنا کرتی ہیں لیکن یہ جماعتیں عوام کے سامنے جواب دہ نہیں ہوتیں۔ فشاری گروہ اور تحریکیں اپنے فنڈ اور امداد کے لیے عوام پر انحصار نہیں کرتیں۔

کبھی کبھی فشاری گروہ معمولی عوامی حمایت لیکن بڑی مقدار میں پیسے خرچ کرکے عوامی بحث ومباحثہ کو اپنے محدود ایجنڈا کے حق میں ہائی جیک کرسکتا ہے۔

تاہم بطور توازن، فشاری گروہ اور تحریکیں جمہوریت پر انحصار کرتی ہیں، حکمرانوں پر دباؤ ڈالنا جمہوریت میں اس وقت تک کوئی صحت مند سرگرمی نہیں قرار دی جاسکتی جب تک کہ یہ مواقع ہر ایک کو حاصل نہ ہوں۔ حکومت اکثر طاقتور اور مالدار لوگوں کے ایک چھوٹے گروپ کے ناجائز دباؤ میں آسکتی ہے۔ قومی مفادی جماعتیں اور تحریکیں ناجائز دباؤ کو بے اثر کرنے اور عام شہری کے ساتھ مسائل اور ضروریات سے حکومت کو آگاہ کرنے میں مفید رول ادا کرتی ہیں۔

طبقاتی مفادی جماعتیں بھی قابل قدر کردار ادا کرتی ہیں۔ جہاں مختلف گروپ اور جماعتیں سرگرم طور پر مصروف عمل ہوتی ہیں وہاں کوئی تنہا گروپ سماج پر حاوی نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی گروپ یا جماعت

آؤ ٹیلی ویژن دیکھیں

آپ ایک ہفتہ تک کسی بھی نیوز ٹی وی چینل پر خبریں سنیے اور مشاہدہ کیجیے اور درج ذیل علاقہ یا طبقہ کی نمائندگی کرنے والی تحریکوں یا فشاری گروہوں سے تعلق رکھنے والی خبروں کا ایک نوٹ تیار کیجیے: کسان، تاجر، مزدور، صنعت، ماحولیات، اور خواتین، مذکورہ طبقوں میں سے کسی کی خبر ٹیلیویژن خبروں میں زیادہ نشر کی گئی۔ اگر آپ کے گھر پر ٹی وی نہیں ہے تو آپ یہی کام اخبار کے ذریعہ کرسکتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

دوبارہ غور کریں

سبزہ زار خطہ تحریک (The Green Belt Movement) نے کینیا کے وسیع علاقہ میں 30 ملین درخت لگائے ہیں اس کے لیڈر رونگاری ماتھی سیاستدانوں اور سرکاری اہلکاروں کے ردعمل سے بہت مایوس ہیں:

''1970 اور 1980 میں، اس وقت جب میں کسانوں کو اپنی زمین پر درخت لگانے کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا مجھے یہ انکشاف ہوا کہ بدعنوان سرکاری ایجنٹ جنھوں نے بارسوخ آباد کاروں کو زمین اور درخت غیر قانونی طور پر فروخت کر دیے ہیں، جنگل کے خاتمہ کے ذمہ دار ہیں۔ 1990 کے اوائل میں، جب صدر ڈینیل ارپ موئی حکومت کے عناصر نے زمین کے مسئلہ پر نسلی فرقوں کی ایک دوسرے پر حملہ کرنے کی حوصلہ افزائی کی تو رفٹ ویلی میں بہت سے کینیائیوں کے حقوق و معاش اور کی زندگیاں بھی ضائع ہوگئیں۔ حکمراں جماعت کے حامیوں نے زمین پر قبضہ کر لیا جبکہ وہ لوگ جو جمہوری تحریک کے حامیوں میں تھے، بے خانماں ہوگئے یہ حکومت کے اقتدار پر قابض رہنے کی ایک راہ تھی۔ کیوں کہ فرقے اگر زمین کے مسئلہ میں شدید باہم دست و گریباں نہیں رہیں گے تو انھیں جمہوریت کے مطالبے کا موقع مل جائے گا۔''

مذکورہ بالا اقتباس میں جمہوریت اور سماجی تحریکوں کے مابین آپ کیا تعلق محسوس کرتے ہیں؟ اس تحریک کو کس حد تک حکومت کو جواب دہ ہونا چاہیے؟

اپنے حق میں پالیسی بنانے کے لیے حکومت پر دباؤ ڈالتی ہے تو دوسرا گروپ یا جماعت جوابی کاروائی کرتے ہوئے حکومت کو مجبور کرتی ہے کہ پہلے گروپ یا جماعت کی خواہش کے مطابق کوئی پالیسی نہ بنائی جائے اس طرح حکومت کو آبادی کے مختلف طبقوں کے لوگ جو کچھ چاہتے ہیں اسے سننے کا موقع ملتا ہے اس سے متصادم مفادات کی موجودگی اور کسی حد تک متوازن طاقت کا پتہ چلتا ہے۔

اس کارٹون کو ''خبر-نہیں- خبر'' کہا جاتا ہے۔
ذرائع ابلاغ میں کون اکثر دکھائی دیتا ہے؟
اخبارات میں ہم کس کا تذکرہ زیادہ سنتے ہیں؟

© NCERT not to be republished

مشق

1۔ کس طرح فشاری گروں اور جماعتیں سیاست پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتی ہیں؟

2۔ فشاری گروہوں اور سیاسی جماعتوں کے مابین تعلق کی صورتیں بیان کیجیے؟

3۔ فشاری گروہوں کی سرگرمیاں جمہوری حکومت کی فرض کی ادائیگی میں کیوں کر مفید ہیں، وضاحت کیجیے؟

4۔ فشاری گروہ کسے کہتے ہیں؟ کچھ مثالیں بیان کیجیے؟

5۔ فشاری گروہ اور سیاسی جماعت کے مابین کیا فرق ہے؟

6۔ ایسی تنظیمیں جو مخصوص سماجی طبقوں جیسے مزدوروں، ملازمین، اساتذہ اور وکلا کے مفادات کو فروغ دینے کی سرگرمیوں کا بیڑا اٹھاتی ہیں انھیں...... جماعتیں کہا جاتا ہے۔

7۔ درج ذیل میں کونسی ایسی خصوصیت ہے جو ایک فشاری گروہ کو ایک سیاسی جماعت سے ممتاز کرتی ہے۔

(a) پارٹیاں سیاسی مسائل سے بحث کرتی ہیں جبکہ فشاری گروہ سیاسی مسائل سے دلچسپی لینے کی زحمت نہیں کرتے۔

(b) فشاری گروہ چند لوگوں تک محدود رہتے ہیں جبکہ پارٹیوں میں لوگ بڑی تعداد میں شمولیت اختیار کرتے ہیں۔

(c) فشاری گروہ اقتدار میں آنے کی کوشش نہیں کرتے جبکہ سیاسی جماعتیں ایسا کرتی ہیں۔

(d) فشاری گروہ لوگوں کو حرکت میں لانے کی کوشش نہیں کرتے جبکہ جماعتیں ایسا کرتی ہیں۔

8۔ فہرست I (تنظیمیں اور کوششیں) کا فہرست II سے مقابلہ کیجیے اور نیچے دی گئی فہرست میں اشارات کا استعمال کرتے ہوئے صحیح جواب منتخب کیجیے۔

فہرست I	فہرست II
1۔ ایسی تنظیمیں جو کسی مخصوص طبقہ یا گروپ کے مفادات کو فروغ دینے کی کوشش کرتی ہیں	A۔ تحریک
2۔ ایسی تنظیمیں جو عام مفاد کو فروغ دینے کی کوشش کرتی ہیں	B۔ سیاسی جماعتیں
3۔ کوششیں جو کسی تنظیم کے ساتھ یا بغیر کسی سماجی مسئلہ کے حل کے لیے شروع گئیں	C۔ طبقاتی مفادی جماعتیں
4۔ ایسی تنظیمیں جو سیاسی اقتدار کے حصول کے تناظر میں لوگوں کو آمادہ کرتی ہیں	D۔ عوامی مفادی جماعتیں

© NCERT not to be republished

مشق

	1	2	3	4
(a)	C	D	B	A
(b)	C	D	A	B
(c)	D	C	B	A
(d)	B	C	D	A

9۔ فہرست I کا فہرست II سے مقابلہ کیجیے اور نیچے دی گئی فہرست میں اشارات کا استعمال کرتے ہوئے صحیح جواب منتخب کیجیے۔

	فہرست I	فہرست II
1۔	فشاری گروہ	A۔ نرمدا بچاؤ اندولن
2۔	طویل مدتی تحریک	B۔ آسام گن پریشد
3۔	یک مسئلہ تحریکیں	C۔ تحریک نسواں
4۔	سیاسی جماعت	D۔ انجمن کھاد ڈیلراں

	1	2	3	4
(a)	D	C	A	B
(b)	B	A	D	C
(c)	C	D	B	A
(d)	B	D	C	A

10۔ فشاری گروہوں اور جماعتوں کی بابت درج ذیل بیانات پر غور کیجیے۔

A۔ فشاری گروہ مخصوص سماجی طبقوں کے نقطۂ نظر اور مفادات کا منظّم اظہار ہیں۔

B۔ فشاری گروہ سیاسی زیر بحث مسائل پر فیصلہ لیتے ہیں

C۔ تمام فشاری گروہ سیاسی جماعتیں ہیں

مذکورہ بالا بیانات میں سے کون صحیح ہے؟

(a) A، B اور C (b) A اور B (c) B اور C (d) A اور C

© NCERT not to be republished

مشق

11۔ میوات ہریانہ کے بہت زیادہ پسماندہ علاقوں میں سے ایک ہے۔ یہ گڑگائوں اور فرید آباد ضلع کے ایک حصہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ میوات کے لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر یہ ایک الگ ضلع بن جائے تو اس کی حالت بہتر ہوسکتی ہے لیکن سیاسی جماعتیں اس سے مختلف جذبات رکھتی تھیں۔ 1996 میں ایک الگ ضلع کا مطالبہ میوات تعلیمی اور سماجی تنظیم اور میوات ساکشرتا سمیتی کے ذریعہ کیا گیا اس کے بعد 2000 میں میوات ویکاس سبھا بنائی گئی اور عوامی بیداری کی مہم کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ اس نے دو بڑی جماعتوں ، کانگریس اور انڈین نیشنل لوک دل پر جولائی 2005 کے اسمبلی انتخاب سے پہلے نیا ضلع بنانے کی اپنی حمایت کا اعلان کرنے کے لیے دبائو ڈالا۔

اس مثال میں تحریک، سیاسی جماعتوں اور حکومت کے مابین کون سا تعلق پایا جاتا ہے جس کا آپ مشاہدہ کرتے ہیں؟ کیا آپ کوئی ایسی مثال سوچ سکتے ہیں جو اس سے مختلف تعلق ظاہر کرتی ہو؟

© NCERT not to be republished

2018-19